

## 78416- کیا اذان سننے سے قبل افطاری کرنی جائز ہے؟

### سوال

کیا اذان شروع ہونے سے کچھ سیکھ قبل افطاری کرنی جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ میں شیعہ کے علاقے میں رہتا ہوں جن کی اذان بعد میں ہوتی ہے؟

### پسندیدہ جواب

جب سورج کی طیا غروب ہو جائے تو روزے دار کے لیے افطاری کرنی حلال ہے، چاہے موذن نے اذان کی ہو یا نہ کی ہو، کیونکہ افطاری میں اعتبار تو سورج غروب ہونے کا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب رات اس جانب سے آجائے، اور دن اس طرف سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے دار کا روزہ افطار ہو گیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1100) صحیح مسلم حدیث نمبر (1954)

ابن دقیق العید کہتے ہیں:

اس حدیث میں شیعہ کا رد ہے جو ستارہ ظاہر ہونے کے بعد روزہ افطار کرتے ہیں "انتہی"۔

ما خوذ از فتح ابیاری۔

بعض موذن اذان دینے میں تاخیر کرتے ہیں، اور اذان سورج غروب ہونے کے بعد کہتے ہیں، چنانچہ ان کی اذان کا اعتبار نہیں ہوگا، اور اس کا یہ فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی مخالفت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں افطاری جلد کرنے پر ابھارا ہے کہ جیسے ہی سورج غروب ہو تو افطاری کر لی جائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"لوگوں میں اس وقت تک خیر ہے جب تک وہ افطاری جلد کرے گے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1098) صحیح مسلم حدیث نمبر (1957)

اگر روزے دار کا ظلن غالب ہو کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو اس کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے، اس میں یقین کی شرط نہیں، بلکہ ظلن غالب ہی کافی ہے۔

چنانچہ جب روزے دار کا غالب گمان ہو کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو اس کے افطاری کرنے پر اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا۔

لیکن اگر سورج غروب میں ہونے میں شک ہو تو پھر روزہ افطار کرنا جائز نہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"روزہ جلد افطار کرنا سنت ہے یعنی : جب سورج غروب ہو جائے تو افطاری کرنے میں جلدی کرنے پا سیئے، چنانچہ یہاں سورج غروب ہونے کا اعتبار ہو گا، نہ کہ اذان کا، اور خاص کر دور حاضر میں کیونکہ اس وقت لوگ کلینڈروں پر اعتماد کرتے ہوئے اذن کہتے ہیں، اور بھر اس کلینڈر کو بھی اپنی گھریلوں کے مطابق چلاتے ہیں، حالانکہ ان کی گھریلوں میں آگے یا پیچے ہونے کا اختال ہے۔

چنانچہ اگر سورج غروب ہو چکا ہو اور آپ نے دیکھا کہ سورج غروب ہو چکا ہے، لیکن ابھی تک اذان نہیں ہوتی تو آپ روزہ افطار کر سکتے ہیں، اور اگر آپ دیکھیں کہ اذان ہو چکی ہے اور آپ سورج دیکھ رہے تو آپ کے لیے افطاری کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا جب یہاں سے رات آجائے، اور مغرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا : جب اس طرف سے دن چلا جائے، اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے "

اور اس وقت زیادہ روشنی کی موجودگی کوئی نقصان دہ نہیں ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ : ہم تو اس وقت تک روزہ نہیں کھولنے گے جب تک کہ سورج کی ٹیکیہ غائب نہیں ہوتی اور کچھ اندر ہیرا نہیں چھا جاتا، چنانچہ یہ معتبر نہیں ہے۔

بلکہ آپ سورج کی ٹیکیہ دیکھیں کہ جب بھی سورج کی ٹیکیہ غائب ہو جائے تو روزہ افطار کرنا مسنون ہے۔

روزہ جلد افطار کرنا مسنون ہونے کی دلیل درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"لوگوں میں اس وقت تک خیر بجلائی رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی کر گے "

اس سے ہمیں یہ علم ہوا کہ جو لوگ افطاری کرنے میں تاخیر سے کام لئیتے ہیں حتیٰ کہ ستارے نکل آئیں مثلاً رافضی شیعہ لوگ تو وہ حق پر نہیں اور نہ ہی ان میں خیر بجلائی ہے۔

اور اگر کوئی قائل یہ کہے کہ :

کیا میں غالب گماں کی بنیا پر روزہ افطار کر سکتا ہوں ؟

دوسرے لفظوں میں اس طرح کہ جب میرے غالب گماں یہ ہو کہ سورج غروب ہو چکا ہے، تو کیا میں روزہ افطار کر سکتا ہوں ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ :

بھی ہاں، اور اس کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث ہے :

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی میں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک روز آسمان ابر آلو دھا تو ہم نے روزہ افطار کر لیا، اور بعد میں سورج نکل آیا"

یہ معلوم ہے کہ انہوں نے علم کی بنیا پر روزہ افطار نہیں کیا، کیونکہ اگر علم ہونے پر روزہ افطار کرتے تو سورج نہ نکلتا، لیکن انہوں نے تو اس ظن غالب پر روزہ افطار کیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے، لیکن جب بادل چھٹے تو سورج نکل آیا" انتہی۔

دیکھیں: الشرح الممتع (267/6)

وائد عالم.